الجمعیۃ
ہفت روزہ
نئی دہلی
جلد ۱۲ شمارہ ۴۹ یکم تا ۷ دسمبر [illegible] ۲ تا ۱۰ رمضان المبارک [illegible]

رمضان المبارک کا احترام کیجئے

ملت اسلامیہ کے نام امیر الہند مدظلہ کا پیغام

رمضان المبارک انتہائی خیر و برکت کا مہینہ ہے اللہ تعالیٰ اس بابرکت مہینہ کے انوار و برکات سے ہم سب کو مالا مال فرمائیں ــــ آمین

رمضان المبارک کی آمد پر امت مسلمہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور بارگاہ ایزدی میں دعا گو ہوں کہ اللہ رب العزت اس بابرکت مہینے کے انوار و برکات سے ہم سب کو مالا مال فرمائے اور اپنی خاص رحمت و عنایت سے نوازے ــ آمین۔

قابل احترام دوستو! رمضان المبارک انتہائی خیر و برکت کا مہینہ ہے اس مہینے کا روزہ اسلام کا تیسرا عظیم رکن ہے جو ہر عاقل بالغ مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے صرف معذور شرعی کو رخصت ہے۔ اس بابرکت مہینہ کی بے شمار خصوصیات اور فضائل احادیث مبارکہ میں وارد ہوئی ہیں۔ مثلاً

(۱) حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رمضان المبارک کا پہلا عشرہ رحمت، دوسرا مغفرت، تیسرا جہنم سے آزادی کا ہے۔

(۲) نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ رمضان المبارک میں جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور اللہ کا فرشتہ تمام عالم کے مسلمانوں کو پکارتا ہے اے بھلائی کے چاہنے والے آگے بڑھ اور اے برائی چاہنے والے پیچھے ہٹ، رمضان کی ہر رات میں بہت بندوں کو جہنم سے آزادی ملتی ہے۔

(۳) حدیث پاک میں آتا ہے کہ روزے دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک و عنبر سے بہتر ہے۔

(۴) حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ایمان و احتساب کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے اس کے تمام پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اسی طرح جو رمضان کی راتوں میں کھڑے ہو کر عبادت میں گزارے اس کے تمام پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

(۵) ایک حدیث میں آتا ہے کہ رمضان کی عبادتوں کا اجر باقی گیارہ مہینوں کی عبادتوں سے ستر گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے اور ایک فرض کا ثواب ستر فرض کے برابر ملتا ہے۔

گویہ مہینہ نیکیوں کا فصل بہار ہے دن رات رحمت خداوندی کی موسلا دھار بارش ہوتی رہتی ہے اللہ تعالیٰ نے ہم کو ایمان و زندگی کے ساتھ ایسا مہینہ عطا کیا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے پورے قدر و احترام کے ساتھ عبادت و ریاضت میں مشغول ہوں، فرائض و نوافل کی بھرپور ادائیگی کرکے ہم اپنی بخشش کا سامان مہیا کریں اور زیادہ سے زیادہ نیکیوں کی دولت حاصل کریں اور اس مہینہ میں درج ذیل امور کا بطور خاص اہتمام کیا جائے۔

(۱) روزوں کے ساتھ نماز باجماعت، تراویح، نوافل، تلاوت کلام پاک، ذکر و فکر، دعا و استغفار اور درود شریف کے ورد کا خاص اہتمام کیا جائے۔

(۲) عورتیں پابندی وقت کے ساتھ اپنے اپنے گھروں میں نمازوں کا اہتمام کریں۔

(۳) اس مبارک مہینہ میں ماں باپ، بیوی بچوں اور تمام رشتہ داروں کے ساتھ خاص طور پر احسان اور بہتر سلوک کا برتاؤ کیا جائے۔

(۴) روزہ داروں کو افطار اور غریبوں کو کھانا کھلایا جائے۔

(۵) مسجدوں میں درس قرآن اور درس حدیث کا اہتمام کیا جائے۔ نیز اصلاح معاشرہ کے عنوانات پر ائمہ و خطباء سے بیانات کرائے جائیں۔ جن میں طہارت، نماز، روزہ، زکوٰۃ، کسب حلال، صلح، آشتی، آپس میں محبت و بھائی چارہ، حسن سلوک اور دیگر حقوق اللہ، حقوق العباد کی طرف لوگوں کو متوجہ کیا جائے اور اس کے ساتھ مسلم معاشرہ میں پھیلی ہوئی برائیوں اور بے جا رسموں خصوصاً بے حیائی، ویڈیو، سنیما بینی، جہیز وغیرہ کی قباحت کو اجاگر کیا جائے۔

(۶) محرمات و منکرات بالخصوص جھوٹ، غیبت، چوری، رشوت، شراب، سنیما، ویڈیو بینی، اسراف و فضول خرچی، جھگڑا فساد اور کسب حرام سے ہر ممکن طور سے بچا جائے۔

(۷) اپنی اصلاح کے ساتھ معاشرہ کی اصلاح کی فکر کرنی چاہئے۔ مسجدوں کو نماز باجماعت سے آباد کرنے، بے نمازیوں کو نمازی بنانے اور دین سے دور لوگوں کو علمی اخلاقی اور دینی بے راہ روی سے روکنے اور دین پر آمادہ کرنے، کسب حلال کی ترغیب دینے، کسب حرام اور دیگر حرام اقوال و افعال سے بچانے کی پوری کوشش کرنی چاہئے اور غیبت، چغلی دوسروں کی دل آزاری کرنے سے حتی الامکان پرہیز کرنا چاہئے۔

(۸) اختلافات اور باہمی تنازعات کو خود آپس میں مل بیٹھ کر شرعی طور پر حل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

(۹) پوری امت مسلمہ بالخصوص ہندوستانی مسلمانوں کی صلاح و فلاح، دشمنوں کے شر سے حفاظت اور اللہ کے فیضان رحم و کرم کے لئے کثرت سے دعا کرنی چاہئے۔

(۱۰) ہر شخص خود زکوٰۃ کی ادائیگی کا اہتمام کرے اور دوسروں کو زکوٰۃ کی ادائیگی کی ترغیب دے اور اپنی زکوٰۃ و دیگر صدقات میں قریبی رشتہ داروں کا خاص خیال رکھا جائے۔

اسی کے ساتھ ساتھ ملت کے درد رکھنے والے مسلمانوں سے ہماری اپیل ہے کہ جو حال مصیبت زدہ لوگوں کی امداد، یتیموں بیواؤں کو وظائف، دینی و عصری درسگاہوں کے طالبان علوم کو اسکالرشپ، غریب نادار غیر شادی شدہ لڑکیوں کو شادی کے لئے امداد و دیگر مصارف خیر میں اجتماعی نظم و ضبط کے ساتھ خرچ کرنے کے لئے "بیت المال امارت شرعیہ ہند" میں بھی زکوٰۃ، صدقات و عطیات دیں، قوم و ملت کی مدد فرمائیں۔

مولائے کریم ہم سب کو رمضان المبارک کے انوار و برکات سے زیادہ سے زیادہ مستفیض فرمائے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کی اس بددعا سے ہم سب کی حفاظت فرمائے جس میں انھوں نے حضور ﷺ کا نام سن کر درود نہ پڑھنے والے، والدین سے حسن سلوک نہ کرنے والے اور رمضان پاکر اپنے کو جنت کا مستحق نہ بنانے والے کو ہلاکت و بربادی کی بددعا دی ہے اور آپ ﷺ نے اس پر آمین فرمایا ہے۔ اللھم احفظنا منہ۔

امیر الہند مدظلہٗ رمضان المبارک دیوبند میں گذاریں گے

جمعیۃ علماء کے محترم صدر امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی دامت برکاتہم حسب سابق اس سال بھی رمضان المبارک دیوبند میں ہی گذاریں گے۔ حالانکہ ملک و بیرون ملک کے متعلقین و مخلصین کا پیہم اصرار تھا کہ حضرت والا رمضان المبارک کا مقدس مہینہ ان کے یہاں گذاریں لیکن حضرت والا نے دیوبند میں ہی قیام و اعتکاف کا فیصلہ فرمایا جو اہل دیوبند اور اس کے اطراف کے مسلمانوں کیلئے انتہائی سعادت و خوش بختی کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت والا کے اس قیام و اعتکاف کو ملت اسلامیہ کیلئے بالعموم اور اہالیان دیوبند کیلئے بالخصوص خیر و برکت کا ذریعہ فرمائے آمین۔

عراق
اقتصادی پابندیوں کی وجہ سے بدترین حالات سے دوچار

[illegible]

فلسطین میں بہنے والا خون آخر کب تک رنگ لائیگا

[illegible]

ہفت روزہ **الجمعیۃ** نئی دہلی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

جمعیۃ علماء ہند کا تعاون

خود اپنا تعاون ہے

جمعیۃ علماء ہند ہندوستانی مسلمانوں کی وہ تاریخ ساز جماعت ہے جو گذشتہ اکیاسی برسوں سے ہندوستان میں مسلمانوں کی عزت و آبرو جان و مال اور ان کے دین و شریعت کے تحفظ کے لیے ڈھال کا فریضہ انجام دے رہی ہے۔ آزادی سے پہلے کے اٹھائیس برسوں میں اس نے انگریزی سامراج کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ایک طرف ملک کی آزادی میں ہر اول دستہ کا کام کیا اور دوسری طرف مسلمانوں کے دین و مذہب کی طرف جب بھی انگریزی سامراج کی پالتو عیسائی مشنریوں نے ترچھی آنکھ سے دیکھا تو اس نے آزادی کی تحریک کی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ ان کا تعاقب کر کے انھیں بھی مجبور کر دیا کہ وہ اپنا بوریہ بستر لپیٹ کر انگلستان پہنچ جائیں، ایسے متعدد مواقع آئے جب یہ معلوم ہونے لگا کہ عیسائی مشنریاں انگریزوں کی سرپرستی میں ہندوستان کے مسلمانوں سے ان کا دین و مذہب چھین لیں گی لیکن تائید خداوندی سے جمعیۃ علماء ہند اور اس کے مخلص خدام نے ان کی تمام سازشوں کو ناکام کر دیا۔

اس حقیقت سے کون ناواقف ہوگا کہ ہندوستان میں انگریزی سامراج کا اصل نشانہ مسلمان اور ان کی شریعت ہی تھی، اس نے ہندوستان سے اسلام اور مسلمانوں کو مٹانے کے لیے وہ تمام حربے استعمال کر ڈالے جو اس کے قبضۂ قدرت میں تھے، اس نے عیسائی مشنریوں کا جال پھیلایا۔ مسلمانوں کے تشخص کو فنا کرنے کے لیے اس نے ان کی شریعت کو نشانہ بنایا اور جب ان تمام حربوں میں ناکام رہا تو اس نے ہندو اور مسلمانوں میں مختلف تحریکیں کھڑی کر کے انھیں آپس میں فتنہ و فساد پر آمادہ کرنے کی کوشش کی۔ یہ جمعیۃ علماء ہند اور اس کی مخلص و فعال قیادت ہی تھی جس نے انگریزی سامراج کی ان چالوں کو ناکام بنا دیا۔ اس نے عیسائی مشنریوں کا تعاقب کر کے انھیں ملک سے فرار پر مجبور کیا۔ انگریزی سامراج کے بنائے ہوئے ان قوانین کے خلاف رائے عامہ بیدار کی جو مسلمانوں کے مذہبی تشخص کو فنا کرنے کے لیے اس نے بنائے تھے اور یہ جمعیۃ علماء ہند ہی تھی جس نے ہندو مسلم اتحاد کا نعرہ لگا کر انگریزی سامراج کے ذریعہ وجود میں لائی جانے والی تمام باطل تحریکوں کی کمر توڑ ڈالی۔

آزادی کے بعد جمعیۃ علماء ہند کی ذمہ داریاں مزید بڑھ گئی تھیں وہ ایک طرف تقسیم وطن کے وقت مسلمانوں کے اکھڑے اور خوف زدہ قدموں کو جمانے کی جدوجہد کر رہی تھی اور دوسری طرف انگریزی سامراج کی آلۂ کار طاقتوں کا مقابلہ کر کے، انھیں یہ تسلیم کرنے پر مجبور کر رہی تھی کہ ہندوستان کی سرزمین پر مسلمانوں کا بھی اتنا ہی حق ہے جتنا ان کا ہے۔

آج جمعیۃ علماء ہند کی تاریخ سے ناواقف بعض مسلمان یہ سوال پوچھتے ہیں کہ جمعیۃ علماء ہند نے کیا کیا ہے۔ انھیں یہ کون بتائے کہ اگر ہندوستان میں جمعیۃ علماء ہند اور اس کی مخلص قیادت موجود نہ ہوتی تو آج ہندوستان کا نقشہ ہی دوسرا ہوتا۔ ملک کے چپہ چپہ پر بنی مسجدوں کے مینارے اگر آج دن رات میں پانچ پانچ مرتبہ توحید و کبریائی خداوندی کا اعلان کر رہے ہیں تو یہ خدا کے فضل و کرم اور ظاہری سبب کے طور پر جمعیۃ علماء ہند اور اس کے عظیم اسلاف کی جدوجہد کا ہی صدقہ ہے۔ ہم ان سوال کرنے والوں سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ تقسیم وطن کے لرزہ خیز دور میں کروڑوں مسلمانوں کے قدم ہندوستان میں کس نے جمائے۔ کسٹوڈین کے مظالم سے مسلمانوں کو کس نے نجات دلائی۔ شرپسندوں کے قبضہ سے قبرستانوں اور مسجدوں کو کس نے واگذار کرایا۔ مسلمانوں میں تعلیمی بیداری کس نے پیدا کی۔ پورے ملک میں دینی مکاتب کا جال کس نے بچھایا۔ فرقہ پرست عناصر کی شرارتوں کا مقابلہ کس نے کیا۔ حکومت کی ناپاک سازشوں کو کس نے ناکام بنایا۔ فسادات میں لٹنے پٹنے اور بے گھر ہو جانے والے مسلمانوں کو کس نے حوصلہ عطا کیا۔ مسلمانوں کے دین و شریعت کی لڑائی کس نے لڑی۔ ملک کے وسیع تر مفاد میں قومی اتحاد کا نعرہ کس نے بلند کیا اور صرف اتنا ہی نہیں ہم اس سے بڑھ کر ایک سوال جمعیۃ علماء ہند کے ناقدین سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ مسلمانان ہند کے حلقہ کو وسیع تر کرنے اور ان کی آواز کو دنیا بھر میں مؤثر بنانے کیلئے وہ جمعیۃ علماء ہند کے سوا اور کوئی تنظیم یا جماعت ہے جس نے عالم اسلام کے مسائل

[illegible] ہندوستانی مسلمانوں کی نمائندگی کی اور تمام سوالوں کے جواب میں ہمیشہ اپنا موقف واضح [illegible] سمجھتے ہیں کہ وہ صرف اور صرف جمعیۃ علماء ہند ہی ہے جس نے ہر موقع پر ملت اسلامیہ ہند کی پشت پناہی کی۔

جمعیۃ علماء ہند آج بھی اپنے اکابر و اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ کی قیادت میں پورے شرح و انبساط کے ساتھ مسلمانوں کی خدمت کے لیے ہمہ تن مصروف عمل ہے۔ وہ ایک طرف تحفظ شریعت کا کام [illegible] انجام دے رہی ہے تو دوسری طرف اپنے ایک اہم شعبہ مباحث فقہیہ کے ذریعہ ملت کو [illegible] اور عصری مسائل پر اصحاب فتویٰ علماء کرام کے فیصلوں کے ذریعہ مسلمانوں کی دینی رہنمائی کر رہی ہے۔ [illegible] یہاں ہندوستانی مسلمانوں کی شریعت کے تعلق سے اٹھنے والے شبہات و سوالات کا اطمینان بخش جواب دے رہی ہے وہیں [illegible] فرقہ وارانہ فسادات کے خلاف رائے عامہ بیدار کر کے ان کے انسداد [illegible] میں لٹنے پٹنے والے مسلمانوں کی باز آبادکاری اور ریلیف کا فریضہ بھی انجام دے رہی ہے۔ [illegible] فسادات کے خلاف اس کی آواز سب سے [illegible] ہے۔ جمعیۃ علماء ہند نے ان فتنوں کے مقابلہ کے لیے ایک طرف [illegible] علاقوں میں مسلمانوں کے دین و عقیدہ کے تحفظ کے لیے مدارس و مکاتب کا ایک جال بچھایا ہے اور دوسری طرف ان [illegible] لوگوں کا صحیح اسلامی لٹریچر کے ذریعہ [illegible] کام بھی کیا جا رہا ہے۔

جمعیۃ علماء ہند کی خدمت کا ایک شعبہ طلباء کو [illegible] مدارس کی امداد کا شعبہ بھی ہے، جس کے ذریعہ [illegible]

[illegible] دیا جا رہا ہے۔ جمعیۃ علماء ہند کے زیر انتظام چلنے والے مکاتب و مدارس کی تعداد [illegible] سے زائد ہے۔ [illegible] روپے سالانہ صرف ہو رہا ہے۔

جمعیۃ علماء ہند کا ایک اہم شعبہ اصلاح معاشرہ ہے۔ یہ شعبہ مسلمانوں کی ایک اہم ضرورت ہے جس سے ہر حال [illegible] کہ جمعیۃ علماء ہند کو یہ فخر حاصل ہے کہ اس نے سب سے پہلے اس طرف توجہ دی۔ ۱۹۹۱ء میں جمعیۃ علماء ہند نے یہ تحریک شروع کی اور آج آٹھ سال بعد بفضلہ اس کے ثمرات کھلی آنکھوں سے دیکھے جا رہے ہیں۔

جمعیۃ علماء ہند کے مصارف کا اندازہ [illegible] جائے تو وہ بلاشبہ لاکھوں روپے [illegible] ہوں گے۔ ظاہر ہے اتنے عظیم [illegible] سرمایہ کے لیے اہل ملت کے تعاون کی ضرورت ہے۔

رمضان المبارک کے مقدس مہینہ میں [illegible]

ہر مسلمان خود دوستی کی ترغیب [illegible] مذہبی ضرورتوں کے لیے [illegible] خرچ کرتا ہی ہے۔ اس لیے [illegible] جمعیۃ علماء ہند کی امداد کو بھی اپنی فہرست میں شامل کرنے تو اس سے وہ [illegible] کے ایک اہم فریضہ ادا [illegible] وہ سب اس کا وہ فریضہ خود اس کے اپنے لیے بھی مفید ہو گا۔ جمعیۃ علماء ہند آپ سے کچھ ہی نہیں بلکہ آپ کے تعاون کی طلب گار ہے۔

اس لیے ملت کے [illegible] اپنی زکوٰۃ، صدقات میں جمعیۃ علماء ہند کو شامل کریں اور اسی طرح [illegible] ادا کر کے اپنے [illegible] حاصل کرنے [illegible] اجر جزیل کا استحقاق حاصل کریں۔ [illegible] وتوفیقی الا باللہ۔ □□

جواهرُ القرآن

سورہ توبہ : ۹
ترجمہ آیات : ۹۲-۹۳

حضرت شیخ الہند

○ اور نہ ان لوگوں پر کہ جب تیرے پاس آئے تاکہ ان کو سواری دے تو نے کہا میرے پاس کوئی چیز نہیں کہ تم کو اس پر سوار کر دوں تو الٹے پھرے اور ان کی آنکھوں سے بہتے تھے آنسو اس غم میں کہ نہیں پاتے وہ چیز جو خرچ کریں (ف ۱)

○ راہ الزام کی تو ان پر ہے جو رخصت مانگتے ہیں تجھ سے اور وہ مالدار ہیں خوش ہوئے اس بات سے کہ رہ جائیں ساتھ پیچھے رہنے والیوں کے اور مہر کر دی اللہ نے ان کے دلوں پر سو وہ نہیں جانتے (ف ۲)

فوائد: — **علامہ شبیر احمد عثمانی**

(ف ۱) سبحان اللہ، نبی کریم صلعم کی محبت نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے دلوں میں عشق الٰہی اور [illegible] کسی قوم یا ملت کی تاریخ میں موجود نہیں۔ مستطیع اور مقدور والے صحابہ کو دیکھو تو جان و مال سب کچھ خدا کے راستہ میں لٹانے کو تیار ہیں اور محنت سے محبت قربانی کے وقت [illegible] اشتیاق سے آگے بڑھتے ہیں۔ جن کو مقدور نہیں وہاں ہم [illegible] اور جان کھو کے لیتے ہیں کہ ہم میں کیا استعداد نہیں [illegible] محبوب حقیقی کی راہ میں قربان ہونے کے لیے اپنے کو پیش کر سکتے۔ حدیث صحیح میں آپ نے ہمارے مخاطب کر کے فرمایا کہ تم مدینہ میں ایک ایسی قوم کو اپنے پیچھے چھوڑ آئے ہو جو ہر قدم پر [illegible] کے اجر میں شریک ہے۔ تم جو قدم اٹھاتے، سفر میں اخراجات ہوئے، کوئی جنگل قطع کرتے ہو، کسی پہاڑ پر چلتے ہو، وہ قوم ہر جگہ تمہارے ساتھ ساتھ ہے۔ یہ وہ لوگ [illegible] جنھیں واقعی مجبوریوں نے تمہارے ہمراہ چلنے سے روک دیا۔ [illegible] کے نزول میں ہے کہ یہ مضمون جہاں [illegible] آیت «ولا علی الذین اذا ما اتوک لتحملهم قلت لا اجد» الخ [illegible] فرمائی۔

(ف ۲) [illegible] قدرت و استطاعت رکھتے پھر حیلے کرتے ہیں اور بہانے [illegible] کہ عورتوں کی طرح گھر میں چوڑیاں پہن کر بیٹھ رہیں۔ [illegible] آدمی کا قلب [illegible] سیاہ ہو جاتا ہے [illegible] [illegible] جب [illegible] ہو جاتے [illegible] خوش ہوتے [illegible] انجام کا [illegible]

اقلیتوں کا تحفظ ہماری پہلی ترجیح ہے

مغربی بنگال کے نئے وزیر اعلیٰ بدھ دیو بھٹاچاریہ کا انٹرویو

[illegible]

مجھے سیاسی نہیں انتظامی چیلنج کا سامنا ہے

اترپردیش کے وزیر اعلیٰ مسٹر راج ناتھ سنگھ کا انٹرویو

[illegible]

(باقی ص ... پر)

صفحۂ روزگار:

معذور افراد کیلئے بھی روزگار کے مواقع موجود ہیں

جسمانی طور سے معذور ہونے پر جسم ٹھیک طرح سے کام نہیں کرپاتا جس سے انسان بے بس اور لاچار ہو جاتا ہے۔ ایسے معذور لوگوں کی دیکھ بھال، علاج اور آبادکاری کے لیے ۱۹۷۵ء میں ایک ادارہ بھارتیہ وکلانگ سنستھان دہلی کا قیام عمل میں آیا تھا۔ یہ ادارہ ۴ وشنو دگمبر مارگ پر واقع ہے۔ یہ ادارہ سماجی انصاف کی وزارت کے تحت آتا ہے۔ واضح ہو کہ بھارتیہ وکلانگ سنستھان کا قیام سوسائٹی رجسٹریشن ایکٹ ۱۸۶۰ء کے تحت عمل میں آیا تھا۔ ۱۹۷۶ء تک یہ جواہر لال نہرو جسمانی علاج اور آبادکاری انسٹی ٹیوٹ کے نام سے جانا جاتا تھا لیکن ۱۹۸۱ء میں حکومت ہند نے اس انسٹی ٹیوٹ کو وزارت سماجی بہبود کے تحت کرکے اسکا نیا نام رکھا۔ اور اب یہ انسٹی ٹیوٹ بھارتیہ وکلانگ سنستھان کے نام سے جانا جاتا ہے۔ بھارتیہ وکلانگ سنستھان کا ایک طویل کیمپس ہے جہاں وکلانگوں کو علاج سے متعلق تعلیمی نظام کے ساتھ ساتھ ورکشاپ، وکلانگ بچوں کیلئے خصوصی ابتدائی اسکول، لائبریری اور پرنٹنگ پریس ہے۔ معذور افراد کو کاؤنسلنگ اور علاج کے لیے ماہرین کی ایک کمیٹی ہے۔ او پی ڈی میں مریض کا ٹیسٹ کیا جاتا ہے کہ اس کو کس طرح کے علاج کی ضرورت ہے۔

سنستھان کے اپنے ورکشاپ میں مصنوعی اعضاء، چلنے میں معاون آلات اور سازو سامان تیار کیا جاتا ہے اور لوگوں کو مہیا بھی کیا جاتا ہے۔ اس ورکشاپ میں کئی وکلانگ ملازم کام کرتے ہیں جن میں ایک پینٹر اور ٹیلر بھی ہے جو جسمانی طور سے معذور ہے۔

اس کے علاوہ معذور افراد کے علاج کے لیے کئی طرح کا طریقہ علاج بھی عمل میں لایا جاتا ہے۔ جیسے فزیوتھراپی، آکیوپیشنل تھراپی اور اسپیچ تھراپی ہے۔ اس انسٹی ٹیوٹ میں او پی ڈی میں کم آمدنی والے خاندانوں کے بچوں کو مفت رجسٹریشن اور علاج کی فیس بالترتیب چند روپے، پچاس روپے اور دو روپیہ ہے۔

جسمانی طور سے معذور بچوں کی تعلیم کے لیے [illegible] کی جانب ایک پرائمری اسکول بھی چلایا جا رہا ہے۔ خاص حالات میں یہ ادارہ معذور شخص کی سماجی اور کاروباری بحالی بھی کرتا ہے۔ حالانکہ معذور بچوں کی اعلیٰ تعلیم کا کوئی انتظام اس ادارہ کی جانب سے نہیں کیا جاتا۔ لیکن اس ادارہ کی ایک

دیگر شاخ [illegible] (این [illegible] ایف ڈی ایس) فرید آباد معذوروں کو روزگار دلانے کے لیے معاشی مدد دیتی ہے جبکہ دوسری شاخ [illegible] کانپور میں ہے۔ ان دونوں کے علاوہ دہلی، ممبئی، کلکتہ، حیدرآباد، لکھنؤ وغیرہ میں بھی اس کی شاخیں کام کر رہی ہیں۔ مستقبل میں ملک بھر میں [illegible] کام کرنے کا منصوبہ ہے۔

بھارتیہ وکلانگ سنستھان کے احاطے میں بی ایس سی کے ذریعہ علاج اور کاروباری علاج میں گریجویٹ سطح کی کورس کی پڑھائی کا بھی انتظام ہے۔ ان دونوں کورسوں کی ڈگری یونیورسٹی نے منظور کی ہے۔

بیچلر آف فزیوتھراپی اور آکیوپیشنل تھراپی کے کورس میں جسم کے غیر صحت مند حصوں کے بارے میں اور ان کے علاج کے امکانات کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ اس کورس کے ذریعہ مستقبل کے فزیکل اور آکیوپیشنل تھراپسٹ کو علم الاعضاء، صحت سائنس اور [illegible] سائنس سے بھی واقف کرایا جاتا ہے۔

یہاں سے گریجویشن کے آخری سال کی طلبہ غیر ممالک میں بھی چلے جاتے ہیں کیونکہ غیر ممالک میں اس ڈگری کی مانگ بہت زیادہ ہے۔ ان گریجویٹوں کی تقرری اسپتالوں، کلینک، آبادکاری مراکز، معذور بچوں کے اسکولوں، نرسنگ ہوم، کھیل کود وغیرہ کے انسٹی ٹیوشنوں میں کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ امریکہ اور دیگر مغربی ممالک میں ایسے گریجویٹ آزادانہ طور پر اپنی کلینک اکیڈمی بھی چلاتے ہیں۔

داخلہ: بیچلر آف فزیکل تھراپی/آکیوپیشنل تھراپی کے کورس کے لیے داخلے کے لیے کل ہند سطح پر ایک مقابلہ منعقد کیا جاتا ہے۔ داخلہ کے ٹیسٹ میں پاس طلبہ کی ایک فہرست لسٹ تیار کی جاتی ہے۔ ان دونوں کورسوں کے لیے کل ۳۰ سیٹیں ہیں۔

عمر: جس سال آپ ان میں داخلہ لینا چاہیں آپ کی عمر ۱۷ سال ہونی چاہیے۔

ہاسٹل: انسٹی ٹیوٹ کے احاطے میں طلبہ کے لیے ہاسٹل کا انتظام ہے۔

تعلیمی قابلیت: بیچلر آف فزیکل یا آکیوپیشنل تھراپی کورس کے لیے سی بی ایس ای بارہویں کلاس پاس کے ساتھ ہونا چاہیے۔ اس کے علاوہ امیدوار کو فزکس، کیمسٹری، بایولوجی اور انگریزی مضامین میں پاس ہونے کے ساتھ ساتھ ان چاروں مضامین کا کل مجموعہ کم سے کم پچاس فیصد ہونا ضروری ہے۔

یوں تو ہندوستان میں معذوروں کو ایک بہت بڑی [illegible] دیکھا جا سکتا ہے۔ کئی مرتبہ معذور خاندانوں میں بچہ بھی تعلیم نہیں دی جاتی۔ ایسے حالات میں ان کے سامنے صرف دو راستے بچتے ہیں کہ یا تو وہ بھیک مانگیں یا پھر جدوجہد کرکے اپنی بے مثال صلاحیت کا مظاہرہ کریں۔ وقت کے ساتھ ساتھ حالات میں ان کے لیے بہتری آئی ہے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کے ارتقاء اور حکومت کے منصوبوں سے آنے والے وقت میں معذور افراد کی حالت میں اصلاح آنے کی توقع کی جا سکتی ہے۔ ☐☐

میں ان میں ایسی ڈوبی کہ تصویر بن گئی

تحریر: ام حسیب الحسینی مدنی منزل دیوبند

۲۳ اگست کی صبح خاندان مدنی پر ایک یہ جانکاہ خبر بجلی بن کر گری کہ امی جان یعنی رفیقۂ حیات امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ ہم سے بچھڑ گئیں اپنے مالک حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

موت و زیست کوئی اچنبھی چیز نہیں ہے۔ روزانہ لوگ اس سفر کی جانب رواں دواں رہتے ہی ہیں۔ ابھی اس حادثہ کو زیادہ دن نہیں گذرے ان کے متعلق کچھ لکھنا بڑا مشکل کام ہے۔ بڑی ہمت کے بعد بھی قلم کو اس کہانی کے لکھنے میں مشکل پیش آرہی ہے۔ لکھنے سے پہلے بہت سے ایسے واقعات آنکھوں کے سامنے آجاتے ہیں جن سے دماغ کہیں کھو جاتا ہے اور آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبا جاتی ہیں اور دل کو تھامے بیٹھی ان کے اوپر کچھ لکھنا ممکن نہیں۔ کون جانتا تھا کہ ملت کی خدمت سے [illegible] اپنے بچوں اور عزیزوں کو روتا بلکتا چھوڑ کر امی جان جا بسیں گی۔ حادثہ تو بہت بڑا ہے اور یہ سوچ کر صبر کرنا پڑتا ہے کہ جو بھی اس خاکدان عالم میں آیا ہے اس کو یہاں سے رخت سفر باندھ کر آخرت کی طرف کوچ کرنا ہی ہے۔ ارشاد ہے کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام۔ بعض لوگوں کا اس جہان فانی سے اٹھ جانا ایک خاندان نہیں ایک ملت کو غم و اندوہ کے سمندر میں ڈال دیتا ہے اور زمانہ برسوں تک ان کی جدائی پر [illegible] رہتا ہے۔

پیاری امی جان کا ذکر کرتے ہی آج بھی وہ پرنور اور پاکیزہ چہرہ سامنے آجاتا ہے [illegible]۔ تلاوت کلام پاک اور دینی کتابوں کا مطالعہ ان کا اہم مشغلہ تھا۔ [illegible] شب بیداری اور خدا ترسی ان میں بچپن سے موجود تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ بڑی ہی نیک اور پرہیزگار تھیں۔ اس لیے ان کے والد ماجد (حضرت مولانا حمید اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ) بھی اپنے وقت کے بہت بڑے ربانی عالم تھے اور مولانا [illegible] صاحب کی وہ بیٹی تھیں۔ اور ۴۸ سال جس شوہر کی رفاقت میں گذارے وہ تو محتاج تعارف ہی نہیں ہے۔ اس پر گویا [illegible] نیک و سعید رفیقۂ حیات پر ان کا اثر ہونا ہی تھا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ آخر عمر تک بڑی راست بازی پر قائم رہیں۔ خدا اور رسول کی سچی محبت ان کے دل میں سرایت کیے ہوئے تھی۔

امی جان کے جانے کے بعد ہر چیز عجیب بے کیف اور پژمردہ سی نظر آرہی ہے۔ رہ رہ کر ان کی یاد سے دل میں ایک ہوک اور تڑپ سی اٹھتی ہے۔ اللہ ہماری امی جان کو اعلیٰ علیین میں جگہ مرحمت فرمائے۔ آمین۔

کافی دنوں سے مرض نے ان کو گھیر رکھا تھا اور تقریباً دس سال سے وہ [illegible] کے سہارے زندہ تھیں۔ مستقل دوائیں کھا رہی تھیں ڈاکٹروں کے علاج و مشورہ سے کام کر رہی تھیں۔ تھوڑے تھوڑے دن پر چیک اپ کے لیے دہلی جاتی تھیں۔ ابھی بھی وہ دہلی میں ہی تھیں کہ ۱۹ جولائی کو رات میں اچانک طبیعت خراب ہوئی۔ ساری رات نیند نہیں آئی۔ کچھ عجیب سی بے چینی تھی جس کو وہ خود بھی بیان نہیں کر پا رہی تھیں۔ دوسرے کمرے سے بیٹے محمود کو بلایا۔ انہوں نے پوچھا امی آپ کیا محسوس کر رہی ہیں۔ کہنے لگیں کہ میں بتا نہیں سکتی۔ شاید یہ میری آخری رات ہے۔ یہ بات خدا نے ان کی زبان سے کہلوائی کہ پھر وہ اپنی زندگی میں دہلی نہیں آسکیں۔ کسی کو کیا معلوم تھا کہ یہ بات سچ ہوجائے گی اور یہ جملہ ہمیشہ کے لیے ہمارے درمیان سے گم ہوجائے گا۔

بہرحال ان کو دہلی کے مشہور ہسپتال اپولو میں داخل کرادیا گیا۔ [illegible] دن بڑی ہی شدید تکلیف میں گذارے۔ تمام عزیز و اقارب اور [illegible] جس کو معلوم ہوا وہ عیادت [illegible] میں مشغول ہوگیا۔ [illegible] ہوئیں۔ مسجدوں اور مدرسوں میں دعائیں بھی ہوئیں۔ امیر الہند مدظلہ ان دنوں لندن کے سفر پر تھے۔ خود انہوں نے بھی اہلیہ کیلئے کیا دعائیں نہ کی ہوں گی مگر یہ دعائیں اور کوششیں اللہ کی رضا کے آگے بیکار تھیں۔ اللہ کے حکم کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔ مرحومہ کا بھی وقت پورا ہوچکا تھا۔ ۲۳ اگست کی صبح کو [illegible] بارگاہ میں حاضر ہوگئیں۔ [illegible] دہلی سے دیوبند لائی گئی۔ دیوبند میں ایک [illegible] دور دراز سے خاندان مدنی کے [illegible] معتقدین کی آمد کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ [illegible] دیوبند میں بھی خاموشی [illegible] بعد نماز [illegible] والد ماجد حضرت مولانا سید

(باقی صـــ پر)

ملی ضرورتوں کی تکمیل کے لئے جمعیۃ علما

آزادی سے پہلے

تحفظ شریعت کا اہم فریضہ

مباحث فقہیہ کے اجتماعات

اوقاف کے تحفظ کے لیے جدوجہد

جدید تعمیر سازی

بابری مسجد کی شہادت کے بعد حکومت کی چشم پوشی کی جگہ ایک عارضی رام مندر تعمیر کرا لیا اور اس میں پوجا شروع کرادی۔ جمعیۃ علماء ہند نے ہر ممکن کوشش کی

مسئلہ شہریت اور جمعیۃ علماء ہند

مسلمانوں کے تعلیمی و معاشی مسائل کے لیے جدوجہد

فرقہ وارانہ فسادات

علماء دیوبند

اہل خیر حضرات سے اراکین مجلس عاملہ کی
دردمندانہ اپیل

[illegible] ہند کی مدد کیجئے

ہے۔ اتر پردیش کے پہاڑی اضلاع پوڑی گڑھوال، ٹیہری وغیرہ میں مشرکانہ اور جاہلانہ رسم و رواج کے شکار مسلمانوں کی تعلیم و تربیت کے لیے جزوی اور مستقل مکاتب کھولے گئے ہیں۔ اسی طرح آسام میں بھی تین مکاتب کے مصارف کی منظوری مجلس عاملہ نے دی ہے۔ اسی طرح مکاتب کی تعداد ایک سو پچاس تک پہنچ گئی ہے۔ اسی طرح ملاقہ میوات میں جن مقامات پر مساجد نہیں تھیں، وہاں مساجد بھی تعمیر کرائی گئیں۔ الحمد للہ اب تک [illegible] مساجد پایۂ تکمیل کو پہنچ چکی ہیں، جن کا تمام تر صرفہ جمعیۃ علماء ہند برداشت کر رہی ہے۔ ان مدارس و مکاتب کی امداد اور مساجد کی تعمیر و مرمت کے علاوہ جمعیۃ علماء ہند ایسے طلبہ دینیات کو بھی امداد مہیا کرتی ہے جو بیمار اور بے سہارا ہیں، یا اپنی عبادت گاہ بنانے اور قانونی کارروائی کرانے کے لیے جدوجہد کی ہے۔ صوبہ یوپی میں سیکڑوں مقامات پر اجتماعات کیے گئے۔ ۵ مارچ کو لکھنؤ میں عظیم الشان کنونشن اور ۱۳ مئی کو دہلی میں اجلاس عام کیا گیا، جس نے ہوا کا رخ موڑ دیا۔ حکومت اشتہار بازی میں [illegible] دفتر میں ڈالنے پر مجبور ہوگئی۔ راجستھان، مدھیہ

قادیانیت، عیسائیت اور

شدھی و پرچار کے خلاف جدوجہد

قادیانی فتنہ نے جس تیزی سے پاؤں پھیلانا شروع کیا ہے، جمعیۃ علماء ہند اس سے بھی غافل نہیں ہے۔ اس نے اس فتنہ کا مقابلہ کرنے کے لیے ایک منصوبہ بند ملک گیر تحریک شروع کی۔ ملک کے مختلف حصوں میں تربیتی کیمپ لگائے گئے جن میں ائمہ مساجد، معلمین مکاتب کو تربیت دی گئی اور انھیں فتنہ قادیانیت سے آگاہ کیا گیا اور جب دلی واطراف دہلی میں قادیانیوں نے اپنی ریشہ دوانیاں شروع کیں تو ان کے جال و فریب سے مسلم عوام کو محفوظ رکھنے کے لیے مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند اور جمعیۃ علماء ہند نے ۱۳ جون ۱۹۹۸ء کو اردو پارک، جامع مسجد شاہجہاں، دہلی میں ۲۰ جون ۱۹۹۸ء کو بیگم پور، جعفر آباد کے اسٹیج عید گاہ میدان میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا۔ تحفظ ختم نبوت کے لیے باقاعدہ صوبہ دہلی کی شاخ کا قیام بھی عمل میں آچکا ہے۔ اب ہر سال کم از کم چار اجلاس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس کے تحت میں شاہ پور، رانی باغ، تغلق آباد، دہلی اور دیگر مقامات میں شہروں کانفرنسیں ہو چکی ہیں۔ یہ سلسلہ

والستہ ہے۔ سب سے پہلے ۱۹۵۰ء کے اوائل میں بابری مسجد پر غاصبانہ قبضہ کے خلاف عدالت میں مقدمہ دائر کیا۔ جو حکومت کے دفعہ ۱۴۳ کے تحت سپریم کورٹ سے ریفرنس طلب کرنے سے پہلے تک الہ آباد ہائی کورٹ کی خصوصی بنچ کے سامنے زیر سماعت رہا۔ اس کے بعد جب اتر پردیش کی بی جے پی حکومت نے بابری مسجد کی ملحقہ زمین کو ایکوائر کیا تو جمعیۃ علماء ہند پھر عدالت عالیہ میں پہنچی اور ایک رٹ پٹیشن داخل کرکے عدالت سے اپیل کی کہ وہ اس ایکوائرمنٹ کو منسوخ کرے اور جب ۶ دسمبر ۱۹۹۲ء کو فرقہ پرستوں نے بابری مسجد کو شہید کر دیا اور شہادت کے بعد حکومت کی مرضی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے فرقہ پرستوں نے بابری مسجد کی جگہ ایک عارضی رام مندر تعمیر کرالیا اور اس میں بت رکھ دیے اور حکومت نے یہاں بتوں کے درشن کی اجازت دے دی تو جمعیۃ علماء ہند نے پھر سپریم کورٹ کا دروازہ کھٹکھٹایا اور اس حکم کے خلاف پٹیشن داخل کی۔ ان تمام مقدمات کے اخراجات کا بار بھی جمعیۃ علماء ہند ہی برداشت کرتی رہی ہے۔

سکریٹریٹ، مرکز دعوت اسلام، اصلاح المسلمین، اصلاح معاشرہ، جمعیۃ ٹرسٹ، سوسائٹی اولڈ ہاسپٹل، شعبہ دینی تعلیمی بورڈ، ریلیف فنڈ، کاتب، شعبۂ انتظام امور شرعیہ، الجمعیۃ بک ڈپو، الجمعیۃ ہفت روزہ الجمعیۃ (اردو)، شائق مشن (ہندی) کے دیگر امدادی کام۔ تعلیمی، دعوتی اور شعبہ نشر و اشاعت جیسے شعبوں کے تحت انجام دیا جا رہا ہے۔ اب دینی تعلیمی کونسل اور جمعیۃ علماء ہند نے مشترکہ طور پر اسلامی ماڈل اسکول عصری تعلیم کے واسطے ایک معیاری ادارے کے قیام کے لیے ابتدائی قدم اٹھایا ہے۔ اسی تعلق سے ۱۰ مئی ۲۰۰۰ء کو تالکٹورہ انڈور اسٹیڈیم میں ایک عظیم الشان کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔

جمعیۃ علماء ہند کی خدمات اور کاموں کا یہ مختصر خاکہ ہے جس سے اس کی کارکردگی اور کاموں کی وسعت کا آپ اندازہ کر سکتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ امور بغیر اسباب و وسائل کے انجام نہیں دیے جا سکتے۔ اس لئے ہم خدام جمعیۃ علماء ہند ملت کے بہی خواہوں اور مخیر حضرات سے درخواست کرتے ہیں کہ ذیل کے پتے پر زیادہ سے زیادہ تعاون فرمائیں تاکہ زیادہ سے زیادہ پیمانے پر ملت کی خدمات انجام دی جا سکیں۔ مذکورہ تمام کام آپ حضرات کی خصوصی توجہات کے بغیر کامل اور بہتر نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی کوششوں کو قبول فرمائے اور اپنی مرضیات پر چلنے کی توفیق بخشے اور قبولیت سے نوازے۔ (آمین)

حق تعالیٰ جل مجدہ کا ارشاد ہے: **هانتم هؤلاء تدعون لتنفقوا في سبيل الله فمنكم من يبخل ومن يبخل فانما يبخل عن نفسه والله الغني وانتم الفقراء وان تتولوا يستبدل قوما غيركم ثم لايكونوا امثالكم** (سورۂ محمد) ترجمہ: ہاں تم لوگ ایسے ہو کہ تم کو دعوت دی جاتی ہے کہ خدا کی راہ میں خرچ کرو، سو بعض تم میں سے وہ بھی ہیں جو بخل کرتے ہیں، اور جو بخل کرتا ہے تو وہ اپنے نفس سے بخل کرتا ہے کیونکہ یہ ضرورت اللہ تعالیٰ کی ضرورت اور حاجت نہیں، تمہاری ضرورت ہے اور وہ غنی ہے اور اگر تم روگردانی کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری ضرورت بھی نہیں ہے بلکہ تمہاری جگہ دوسری قوم کو تمہارا بدل بنا سکتا ہے، پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے۔

اصلاح معاشرہ

جمعیۃ علماء ہند نے مسلمانوں کی معاشرتی اصلاح اور سماجی برائیوں کے خلاف پمفلٹوں اور کتابچوں کے ذریعہ راسخ علماء کو اس طرف متوجہ کیا۔ اس نے اکتوبر ۱۹۹۱ء سے اکتوبر ۲۰۰۰ء تک ملک کی تقریباً تمام ریاستوں میں مسلسل پندرہ دورے، مختصر اور بڑے جلسے کر کے اس کو ایک عوامی تحریک کی شکل میں تبدیل کر دیا ہے۔ دس سال کے مختلف مرحلے کی مہم اکتوبر ۲۰۰۰ء تک جاری ہے کیونکہ پورے ملک میں سیکڑوں اصلاحی کمیٹیوں کا قیام عمل میں آچکا ہے اور ان میں سے ایک بڑی تعداد اصلاحی کوششوں میں سرگرم عمل ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ جمعیۃ علماء ہند کو اس میں بڑی حد تک کامیابی ملی۔ جمعیۃ علماء ہند نے صرف پندرہ روزہ اور عشرہ مناسبت پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ اس نے اپنے مرکزی دفتر میں مستقل شعبہ قائم کرکے اس کے لیے ایک کل وقتی ناظم دے رکھا ہے جو ہر وقت پورے ملک میں پھیلے ہوئے اپنے رفقاء، احباب، علماء اور دانشوروں کے تعاون سے مسلمانوں کی رہنمائی کا فریضہ انجام دینے میں مشغول ہے اور اصلاح معاشرہ کی تحریک کو زیادہ سے زیادہ موثر، مفید اور نتیجہ خیز بنانے کے لیے مختلف اقدامات کیے جا رہے ہیں۔

جمعیۃ علماء ہند مندرجہ بالا کاموں کے علاوہ دیگر ملی امور اور شعبوں میں بھی اہتمام کر رہی ہے، دینی، مذہبی، ملی، قومی، تعلیمی، تعمیراتی، انتظامی، اشاعتی، دعوتی، اصلاحی، قلمی امور کو۔ مسلم راست

جمعیۃ علماء ہند کے اہم مقاصد اور پروگرام

○ اسلام، اسلامی شعائر اور مسلمانوں کے آثار و معابد کی حفاظت۔

○ مسلمانوں کے مذہبی، تعلیمی، تمدنی اور شہری حقوق کی تحصیل و حفاظت۔

○ ایسے اداروں کا قیام جو مسلمانوں کی تعلیمی، تہذیبی اور معاشرتی زندگی کی ترقی کا انتظام کر سکیں اور

○ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ملک کے مختلف فرقوں کے درمیان میل جول پیدا کرنا اور اسے مضبوط کرنے کی کوشش کرنا۔

○ علوم عربیہ و اسلامیہ کا احیاء اور زمانۂ حال کے تقاضوں کے مطابق نظام تعلیم کا اجراء۔

○ اسلامی تعلیمات کی نشر و اشاعت۔

○ اسلامی اوقاف کی تنظیم و حفاظت۔

ان مقاصد کے حصول کے لیے ملک میں چلنے والے پروگراموں میں تعاون اور حوصلہ افزائی کرنا اور جہاں ضرورت ہے وہاں اجتماعی جدوجہد کے لئے کارکنان اور دردمند ملت کو آمادہ کرنا اور ان کی صلاحیتوں کو مسلمانان ہند کے مختلف طبقات کی خدمات کے لیے۔

○ مختلف مذہبی فرقوں کے لوگوں کا مشترکہ اجتماع کرنا۔

○ ضرورت مند اور نادار طلبہ کو تعلیمی وظائف دینے کا انتظام کرنا۔

○ یتیموں، بیواؤں، مجبوروں اور غریب لڑکیوں کی شادی میں مدد کرنا۔

○ فضول خرچی، غلط رسوم و رواج کے خلاف جدوجہد اور اجتماعی اصلاحی پروگرام۔

○ مسلم فنڈ اور دیگر [illegible] قائم کرنا۔

○ لائبریری، موبائل کے ذریعہ تعلیم [illegible] وغیرہ۔

○ [illegible] اور [illegible]

○ ترجمہ قرآن شریف اور دیگر [illegible] کا اہتمام کرنا اور [illegible]

○ مذہبی لٹریچر تیار کرنا اور اس کی نشر و اشاعت کا انتظام کرنا۔

○ مذہبی، اخلاقی اور اصلاحی و علمی رسائل، کتب کی اشاعت، حالات اور ماحول کے تقاضے کے مطابق اصلاحی مقالے مرتب کرنا، جلسے کا انتظام اور اجتماعی معاملے کو فروغ دینا اور جملہ [illegible] جدوجہد کرنا۔

ہم ہیں آپ کے اسلامی [illegible]

ندو کے خدام

اراکین مجلس عاملہ جمعیۃ علماء ہند

(مولانا) سعد الدین (مولانا) [illegible]، (مولانا مفتی) عبدالرزاق بھوپال، (مولانا) [illegible] (مولانا) مرغوب الرحمٰن مہتمم دارالعلوم دیوبند، (مولانا) [illegible] (مولانا) حبیب الرحمٰن [illegible] (مولانا) عبدالعلیم فاروقی لکھنؤ، (مولانا مفتی) [illegible] (مولانا مفتی) [illegible] (مولانا) [illegible] (حافظ) [illegible] (مولانا) عبدالقدوس [illegible] (حافظ) محمد صدیق [illegible] (مولانا) محمود مدنی (جناب) [illegible]

ترسیل زر کا پتہ:

بذریعہ منی آرڈر جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء ہند

۱- بہادر شاہ ظفر مارگ، نئی دہلی ۲

چیک و ڈرافٹ جمعیۃ علماء ہند

JAMIAT ULAMA-I-HIND

… فائدہ اٹھاتے ہوئے فرقہ پرستوں نے بابری مسجد … رکھ دیئے اور حکومت نے یہاں بتوں کے درشن کی … پٹیشن داخل کی اور ان تمام کے اخراجات کا بار جمعیۃ علماء ہند …

جاری ہے۔ اس طرح کے اجلاسوں اور کانفرنسوں کے دوررس اور مثبت اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ قادیانیوں کی سرگرمیوں کے خلاف جدوجہد کے ساتھ عیسائی مشنریوں کا بھی جمعیۃ علماء ہند مقابلہ کر رہی ہے۔ راجستھان میں جمعیۃ علماء ہند کے زیر کنٹرول چلنے والے مدارس و مکاتب کے توسط سے مختلف سطح پر مختلف مرتدوں اور سرگرمیوں کے خلاف جدوجہد جاری ہے۔ آر ایس ایس، بجرنگ دل، وشو ہندو پریشد کی جارحانہ ارتدادی لہر کا بھی سامنا ہے۔ مرکزی دفتر سے وفود بھیج کر متاثرہ علاقوں کے تعاون سے جمعیۃ علماء اپنی استطاعت کے مطابق قادیانیوں اور وشو ہندو پریشد جیسی فرقہ پرست جماعتوں کا مقابلہ کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ ملک کے چار صوبوں، اڑیسہ، آندھرا پردیش، اروناچل پردیش اور مغربی بنگال کے لیے چار مستقل آرگنائزر، مجلس عاملہ کی منظوری سے رکھے گئے ہیں۔

بابری مسجد

جس دن سے بابری مسجد کا مسئلہ پیدا ہوا، جمعیۃ علماء ہند اسی دن سے اس سے

پردیش میں موجود جماعت کو قوانین کے خلاف مشکل جدوجہد جاری ہے۔ مغربی بنگال میں بھی جماعت کو قانون کے خلاف جدوجہد جاری ہے۔

جمعیۃ علماء ہند، بہار اور مغربی بنگال میں سیلاب اور اڑیسہ کے سمندری طوفان سے متاثرہ علاقوں میں ریلیف اور آبادکاری کا کام بھی کر رہی ہے۔ متاثرہ افراد کے لیے غذا، کپڑے، کمبل، ترپال، برتن، دیگر ضروری اشیاء کی فراہمی اور ضرورت مندوں تک پہنچانے کا کام بھی کر رہی ہے۔ مغربی بنگال کے مالدہ ضلع میں بھیانک سیلاب کے متاثرین کی بازآبادکاری میں اب تک پچیس لاکھ روپے صرف کر چکی ہے۔ [illegible]

ہوئے ہیں، سب کا سروے کرکے جمعیۃ ریلیف کمیٹی اور دیگر افراد کو بھیجنے میں لگی ہوئی ہے۔ سمندری طوفان اور سیلاب سے تباہ شدہ مکانات کی از سر نو تعمیر کر رہی ہے۔ جیسے کہ اڑیسہ کے [illegible] افراد کے مکانات اور مسجد کی تعمیر کے ساتھ غذا، کپڑے سے بھی مدد فراہم کی گئی۔

فضائل و مسائل رمضان المبارک

مرتبہ: امارت شرعیہ ہند

فضیلت رمضان

رمضان المبارک کا مہینہ عظمت و برکات کا مہینہ ہے۔ اسی مبارک مہینہ میں قرآن کریم کا نزول ہوا۔ [illegible]

سحری

صبح صادق سے پہلے پہلے سحری کرنا مسنون اور باعث برکت و ثواب ہے۔ ○ نصف شب کے بعد جس وقت بھی کھائیں سحری کی سنت ادا ہو جائے گی لیکن بالکل اخیر شب میں کھانا افضل ہے۔

افطار

سورج کے غروب ہو جانے کا یقین ہو جانے [illegible]

[illegible]

اللھم لک صمت وعلی رزقک افطرت

○ افطار کے بعد یہ دعا پڑھے

ذھب الظمأ وابتلت العروق وثبت الاجر ان شاء اللہ

وہ چیزیں جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا

[illegible]

وہ چیزیں جن سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے

[illegible]

وہ چیزیں جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور صرف قضا واجب ہوتی ہے

[illegible]

قضا اور کفارہ

دونوں لازم ہونے کی صورت

[illegible]

دردمندان ملت سے امارت شرعیہ ہند کی اپیل

[illegible]

بیت المال

[illegible]

اپیل کنندگان

[illegible]

رقوم مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں

دفتر امارت شرعیہ ہند

[illegible] نئی دہلی - ۲۰۰۰۰۲

چیک اور ڈرافٹ پر لکھیں

BAIT-UL-MAAL

IMARAT-E-SHARAYA-HIND

اترپردیش کے نئے وزیر اعلیٰ راج ناتھ سنگھ

کیا بی جے پی سے عوام کی بڑھتی ہوئی دوری کم کرسکیں گے۔؟

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اترپردیش میں کلیان سنگھ کی جگہ راج ناتھ سنگھ کو وزیر اعلیٰ بنائے جانے سے بی جے پی کے کارکنان میں زبردست جوش و خروش ابھرا ہے جس کا مظاہرہ اس وقت ہوا جب تقریب حلف برداری کے وقت زبردست نعرے بازی ہوئی لیکن بہر حال اس سوال کا کوئی واضح جواب نہیں ہے کہ کیا قیادت کی اس تبدیلی سے یوپی میں بی جے پی دوبارہ طاقت حاصل کر سکے گی۔ حقیقت یہ ہے کہ بی جے پی اور کچھ آزاد تجزیہ کاروں کا خیال ہے کہ راج ناتھ سنگھ کا وزیر اعلیٰ بننے کے بعد وہی حال ہونے والا ہے جو ۱۹۹۸ء کے اسمبلی انتخابات سے پہلے سشما سوراج کا دلی کی وزیر اعلیٰ بننے کے بعد ہوا تھا۔ واضح ہو کہ سشما سوراج کی قیادت میں دلی میں بی جے پی کو زبردست شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ ان حلقوں کا خیال ہے کہ حالانکہ راج ناتھ سنگھ کافی فعال ہیں اور ان میں سیاسی حکمت عملی، عوامی اپیل، توڑ جوڑ اور مخلوط حکومت چلانے کی صفات موجود ہیں تاہم عوام کی بی جے پی سے لگاتار بڑھتی ہوئی دوری کو وہ کم نہیں کر سکیں گے۔

کانگریس (یو پی ایل سی) اور جن تانترک بہوجن سماج پارٹی (اے بی ایس پی) کے لیڈروں نے خوشی کا اظہار کیا ہے اور عوام ان کے ساتھ ہیں۔ ایک طرف سے نئے وزیر اعلیٰ نے خود دعویٰ کیا ہے کہ ان کے پاس حکومت چلانے کے لیے معقول اکثریت موجود ہے۔ یہاں تک کہ حزب اختلاف کے ایم ایل اے بھی ان کی طرف جھکاؤ رکھتے ہیں اور راج ناتھ سنگھ کی کوشش سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے ہیں۔ کانگریس (آئی) کے چند ممبران اسمبلی اور اجیت سنگھ کے عوام کی قیادت والے راشٹریہ لوک دل کے ممبران کے بھی یہی نظریات ہیں۔

دوسرے پہلو یعنی رام پرکاش گپتا کے پارٹی اور حکومت کے لیے پریشان کا سبب بن جانے کی کچھ مثالیں گزشتہ برس دیکھنے کو ملیں۔ کئی مرتبہ تو وہ اپنی کابینہ کے وزیروں کو بھی پہچان پائے۔ اہم سرکاری معاملات پر وہ فیصلہ لینے میں ناکام رہتے تھے۔ ان کے دور میں یوپی کے عوام کی بی جے پی سے دوری لگاتار بڑھتی گئی۔ ان کے کام کرنے کے طریقے پر نہ صرف حزب اختلاف نے بلکہ خود ان کی معاون پارٹیوں نے بھی تنقید کی۔ ان کی اس ناکامی کو ان کی عمر اور پارٹی کا ٹھیک طور سے ساتھ نہ ملنا بتایا جاتا ہے۔ عوام کو رام پرکاش گپتا کی قیادت میں بی جے پی نے لگاتار انتخابات میں ناکامی حاصل کی ہے۔ اس وجہ سے بی جے پی اور ان کے کئی پریشان کن حالات سے نجات حاصل کرنا چاہتا تھا۔ علاوہ ازیں یہ بھی محسوس کیا جانے لگا تھا کہ گپتا جی پارٹی کے اشارے پر چل کر وہ مسلسل ایسے فیصلے لے رہے تھے جن سے پارٹی ناراض ہوگئے تھے اور جن کی وجہ سے اترپردیش کے عوام بی جے پی سے دور ہوتے جا رہے تھے۔ ◻◻

کانگریس کی صدر منتخب ہونے کے بعد

کیا سونیا گاندھی کی خود اعتمادی لوٹ آئی ہے!؟

لیکن اس سب کے باوجود پارٹی قیادت کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں تھا کہ وہ یوپی کی باگ ڈور راج ناتھ سنگھ کے ہاتھوں میں سونپ دے۔ بی جے پی کو دوبارہ حاصل کرنے کے لیے اعلیٰ ترین سطح پر غور و خوض کیا گیا۔

ان عوامل کو تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ پہلا مسئلہ بی جے پی اور اس کی مخلوط حکومت کے سامنے گذشتہ ۱۷ نومبر کو اتراکھنڈ بننے کے بعد پیش آیا ہے۔ دوسرے پارٹی میں یہ احساس لگاتار بڑھ رہا ہے کہ رام پرکاش گپتا کے دور حکومت میں جو سیاسی اور انتظامی لاپرواہیاں ہوئیں وہ بھی بی جے پی کے لیے کافی پریشانیاں پیدا کر رہی ہیں اور تیسرا یہ کہ بی جے پی کا اعلیٰ ووٹ کا وقت بینک آہستہ آہستہ اس کی زبردست حریف سماج وادی پارٹی کی طرف جا رہا ہے۔

اتراکھنڈ کے معاملے نے ریاستی حکومت کو کافی پریشان کر کے رکھ دیا ہے۔ اس نئی ریاست کی تشکیل کے بعد یہاں کی اسمبلی کے ۲۲ ایم ایل اے اب اترپردیش اسمبلی کے ممبر نہیں رہے ہیں۔ ان ۲۲ میں سے ۱۷ کا تعلق بی جے پی سے ہے۔ اب ۴۰۳ کے ایوان میں مخلوط حکومت کو صرف ۲۰۴ ممبران کی اکثریت حاصل ہے اور یوپی کی سیاسی صورت حال میں یہ ایک بڑی خطرہ کی بات ہے۔ یہ راج ناتھ سنگھ ہی تھے جنہوں نے ۱۹۹۸ء میں یوپی میں بی ایس پی کی حمایت سے حکومت بنانے کے بعد اپنی پارٹی کے لیے اکثریت کا انتظام کر کے حکومت کو بچایا تھا۔ اس لیے ظاہر ہے کہ یوپی کی مخلوط حکومت کی قیادت کے لیے ان سے موزوں کون ہو سکتا تھا۔

راج ناتھ سنگھ کو حزب اختلاف کے ممبران اسمبلی کو اپنی طرف راغب کرنے کی صلاحیت اور اترپردیش کی لوگ ہیں۔

کانگریس کی صدارت کا دوبارہ انتخاب لڑ کر پارٹی صدر بن جانے کے بعد سونیا گاندھی کی شخصیت پر سری کرشنا کمیشن کی رپورٹ اور سرکاری زمرے کی سرمایہ کاری کے موضوع پر جو تیوریاں گاندھی نے اپنایا ہے اس کا مثبت اثر کانگریس پارٹی پر پڑنے لگا ہے اس سے ملک کی سیاست بھی گرم ہو جانے کی امید کی جا رہی ہے۔ نو ریاستوں کے کانگریسی وزراء اعلیٰ ان ریاستوں کے انچارج پارٹی سیکریٹریوں اور کانگریس ورکنگ کمیٹی کے اراکین کی آٹھ گھنٹے کی میٹنگ کے بعد مسز سونیا گاندھی نے پریس کانفرنس میں جو تیور دکھائے ہیں ان سے ایک بات تو صاف ہے کہ الیکشن جیتنے کے بعد سونیا گاندھی کی شخصیت نکھر کر سامنے آئی ہے۔ ان کے خیالات میں نا پختہ صدر کی جگہ ایک منتخب صدر کا انداز صاف دیکھا جا سکتا ہے۔ اس میٹنگ میں جن موضوعات پر غور و خوض کیا گیا اور جو نتائج اخذ کیے گئے اس سے یہ لگتا ہے کہ ملک کی خصوصاً ان ریاستوں میں آئندہ برس ہونے والے انتخابات میں کانگریس سماجی انصاف کو اپنے سیاسی ایجنڈے کا اہم موضوع بنائے گی اور اپنے سے دور ہونے والے ووٹروں کو قریب لانے کی کوشش کرے گی۔ دوسری سیاسی پارٹیوں کی نگاہ میں سونیا گاندھی کی یہ کوشش خواہ کتنی ہی مضحکہ خیز کیوں نہ ہو لیکن حقیقت یہ ہے کہ اگر کانگریس کے اقتدار والی ریاستوں میں دلتوں، پسماندہ طبقات، اقلیتوں اور خواتین کی فلاح و بہبود کی ہدایات کو پورا کرنے کی کوشش کی گئی تو کانگریس کو آنے والے دنوں میں زبردست فائدہ ہوگا۔ کانگریس کو مسلم ووٹ بینک بابری مسجد کے انہدام کے بعد اس وقت سے کھسکنا شروع ہو گیا تھا۔ اس وقت مسلمانوں نے دیکھا تھا کہ بی جے پی کے خلاف آنے والی کانگریس بھی کے ووٹ بینک کا ایک بڑا حصہ بابری مسجد کے انہدام کے بعد سے چھن گیا ہے۔ یوپی اور بہار جیسی ریاستوں میں کانگریس کو جو نقصان پہنچا ہے اس کی تلافی کرنا کانگریس کے لیے آسان نہیں ہے۔

اب سنجے کی صفات پر سری کرشنا کمیشن کی سفارشات کو لاگو کرنے میں جھجک کے لیے میٹنگ میں جس طرح مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ ولاس راؤ دیش مکھ کو تنبیہ کا اظہار بڑا ہے اس سے مسلم حلقہ میں مثبت اشارہ جائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس کا ایک اثر کیا ہوگا یہ تو بعد انتخابی نتائج کے بعد ہی صاف ہوگا لیکن جن ریاستوں میں بی جے پی کے خلاف کانگریس ہی ایک طاقتور پارٹی ہے وہاں یقیناً اس کا فائدہ کانگریس کو ملے گا۔ دلتوں اور پچھڑی ذاتوں کے تئیں کانگریس کے عہدے داروں کو اقلیتوں، دلتوں کو دل جیتنے کے لیے کافی زور لگانا پڑے گا۔ پی اے سی ان دونوں ریاستوں میں بھی کانگریس صدر میں انتظام کر کے یہ کر دیا ہے کہ ڈی پی کی فائلیں پڑھ کر کرانے کی بجائے سیدھے کانگریس کو دیا جائے۔ اسی طرح پبلک سیکٹر میں سرمایہ کاری کی پالیسیوں پر موجودہ این ڈی اے قیادت والی حکومت کے خلاف سونیا گاندھی کا رویہ بھی چرچا کا موضوع بن سکتا ہے جب وہ خود ملک کی تمام پالیسیوں پر ترمیم کے حوالے سے لوگ ساتھ نہیں دیتے رہے گی۔ کانگریس وزراء اعلیٰ کے کام کاج پر سونیا کی نظر کا شدید بھی نظر آ سکتا ہے جب کہ خود اعتمادی کی بحالی پر چل کر کانگریس اکیلے حکومت بنانے کی سوچ رکھتی ہے۔ جیسا کہ ۱۹۷۷ء میں اقتدار کھونے کے بعد اندرا گاندھی نے کیا تھا۔ پھر بھی اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ سونیا گاندھی کانگریس کے لیے نئے موضوعات کی تلاش کر رہی ہیں۔ ان کی قیادت کو اب کانگریس کے اندر مخالفت کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا لیکن اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ اختلاف کے مثبت پہلو کو نظر انداز کر دیں۔ بیکٹر پارٹیوں کے سلسلے میں سونیا گاندھی کے نئے روپ کا امتحان آگے چل کر ہوگا۔ دیکھنا یہ ہے کہ وہ اس امتحان میں کامیاب ہوتی ہیں یا نہیں۔ ◻◻

رسوئی گیس اور مٹی کے تیل کی قیمت میں کمی

باجپئی نے ممتا بنرجی کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے

مرکزی حکومت نے رسوئی گیس کی قیمت میں دس روپیہ فی سلنڈر اور مٹی کے تیل کی قیمت میں ایک روپیہ فی لیٹر کی کمی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کا اعلان وزیر اعظم اٹل بہاری باجپئی نے ۱۵ دسمبر کو اپنے گھر پر ہونے والی این ڈی اے کے لیڈروں کی میٹنگ میں کیا۔ پارلیمنٹ کے سرمائی اجلاس سے ٹھیک ایک دن پہلے ۱۹ نومبر کی شام کو این ڈی اے کی میٹنگ کے بعد وزیر اعظم نے میٹنگ میں شامل لیڈروں کو اپنے گھر پر کھانے کی دعوت بھی دی تھی۔ رسوئی گیس اور مٹی کے تیل کی قیمتوں میں تبدیلی کی وزیر ریلوے ممتا بنرجی کے دباؤ میں کی گئی ہے۔

این ڈی اے لیڈروں کی میٹنگ تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ چلی۔ اس میں ڈاکٹر فاروق عبداللہ کو چھوڑ کر این ڈی اے کے سبھی لیڈر موجود تھے۔ شام کی میٹنگ میں ان کی نمائندگی ان کے ایک وزیر غلام حسن خان نے کی۔ میٹنگ میں مٹی کے تیل اور رسوئی گیس کی قیمتوں کے علاوہ دیگر کئی موضوعات پر گفتگو ہوئی۔ میٹنگ میں وزیر اعظم نے بتایا کہ حکومت سرمائی اجلاس میں خاتون ریزرویشن بل پاس کرانے کے لیے پوری کوشش کرے گی تاکہ یہ آسانی سے پاس ہو جائے۔ اسی اجلاس میں لوک پال بل پیش کرنے کی بھی انہوں نے جانکاری دی۔

وزیر اعظم نے این ڈی اے کی معاون پارٹی کے لیڈروں کو کشمیر میں کی گئی یک طرفہ جنگ بندی کے اعلان کے بارے میں بھی بتایا۔ انہوں نے اس اعلان کی ضرورت بھی تاہم باجپئی کا کہنا تھا کہ ایک طرفہ جنگ بندی سے مسئلہ کے حل ہونے میں مدد ملے گی۔ انہوں نے کشمیر کے بھی لوگوں سے اپیل کی کہ وہ اس پہل کا مثبت جواب دیں۔ حریت کانفرنس نے تو خیر مقدم کیا ہے۔ کشمیر کی دہشت گرد تنظیموں نے خارج کر دیا ہے۔

میٹنگ میں وزیر اعظم نے قومیانے کے بینکوں میں سرکاری حصہ داری کم کرنے کے بارے میں بھی اپنی پوزیشن واضح کی۔ انہوں نے کہا کہ انیس قومیائے ہوئے بینکوں میں سرکاری حصہ داری کو کم کر کے ۳۳ فیصد کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ حکومت اپنے حصص فروخت کر رہی ہے بلکہ سرکاری سرمایہ پہلے کی طرح برقرار رہے گا۔ لیکن اب ان میں کسی کو بھی ایک حد سے زیادہ شیئر رکھنے کی اجازت نہیں

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

قادیانیت انگریزوں کا پیدا کیا ہوا فتنہ ہے۔ تحفظ ختم نبوت کانفرنس لدھیانہ سے مولانا حبیب الرحمٰن ثانی کا خطاب

رپورٹ: محمد حفظ الرحمٰن

[illegible]

(باقی صفحہ پر)

جمعیۃ علماء مدھیہ پردیش کے وفد کی وزیر اعلیٰ سے ملاقات

[illegible]

وزیر اعلیٰ مدھیہ پردیش کی امیر الہند مدظلہٗ سے ملاقات

[illegible]

صوبہ تری پورہ میں اصلاح معاشرہ پروگرام

[illegible]

اجلاس اصلاح معاشرہ جمعیۃ علماء پیپالی

[illegible]

تعاون کی اپیل

[illegible]

انہ لا یضیع اجر المحسنین

اطہر محمد قاسم غفرلہ ناظم اعلیٰ مدرسہ ھذا

بقیہ: فضائل و مسائل رمضان المبارک — صفحہ ۸ سے

ایک روزہ کے بدلے مسلسل ساٹھ دن روزہ رکھے، بلاناغہ اگر درمیان میں ناغہ ہوا تو پھر شروع سے رکھنے ہوں گے اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دو وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلانا یا پھر فی کس ادا کرنے کی صورت آج کل نہیں پائی جاتی۔

تراویح

پورے رمضان مرد و عورت ہر ایک کے لئے ۲۰ رکعت تراویح دس سلاموں کے ساتھ سنت مؤکدہ ہے۔ ○ مسجد میں باجماعت تراویح کی ادائیگی سنت کفایہ ہے۔ ○ تراویح میں کم از کم ایک مرتبہ قرآن کریم ختم کرنا سنت ہے۔ ○ تراویح میں قرآن کریم سننے اور سنانے پر اجرت کا لینا دینا درست نہیں۔ ○ جس حافظ کی داڑھی شرع کے مطابق نہ ہو تراویح میں بھی اس کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔ ○ تراویح میں اس قدر تیز قرآن کریم پڑھنا کہ حروف کٹ جائیں جائز نہیں۔

اعتکاف

رمضان کے اخیر عشرہ میں مسجد جماعت کے اندر اعتکاف کرنا سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے۔ ○ جو شخص اخلاص کے ساتھ اعتکاف کرتا ہے اس کے تمام پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ ○ معتکف کا پیشاب، پاخانہ، ازالہ نجاست، غسل جنابت اور وضو واجب کے لئے بقدر ضرورت مسجد سے باہر جانا درست ہے۔ ○ معتکف باوضو ہو تو محض علی الوضو کے لئے مسجد سے نکلنا درست نہیں۔ ○ معتکف کی مسجد میں جمعہ کی نماز نہ ہوتی ہو تو دوسری مسجد میں نماز جمعہ پڑھنے کے لئے جانا اور اگر مسجد منہدم ہو جائے یا وہاں رہنے ہوئے جان و مال کے ضائع ہونے کا خطرہ ہو تو دوسری مسجد میں منتقل ہونا درست ہے۔ ○ بیڑی، سگریٹ وغیرہ کا عادی شخص استنجا وغیرہ کے لئے نکلتے وقت اس ضرورت کو پورا کر لے، خاص اس ضرورت کے لئے نکلنا صحیح نہیں۔ ○ نماز جنازہ پڑھنے کے لئے معتکف کا مسجد سے باہر نکلنا جائز ہے۔ ○ بلا عذر مسجد سے باہر نکلنے سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے (خواہ مسجد میں ہو یا خارج مسجد، دن میں یا رات میں) جان بوجھ کر روزہ توڑ دینے سے اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے۔ ○ خاموشی کو عبادت سمجھ کر مستقل خاموش رہنا، فضول اور لایعنی باتیں کرنا، اور خرید و فروخت کا سامان مسجد میں لانا اعتکاف کو مکروہ کر دیتا ہے۔

شب قدر

اخیر عشرہ کی طاق راتوں یعنی ۲۱-۲۳-۲۵-۲۷-۲۹ کی راتوں میں شب قدر کو تلاش کرنا چاہئے، جس کے بارے میں قرآن کریم میں ہے کہ اس رات میں عبادت کا ثواب ہزار راتوں کی عبادت سے بڑھ کر ہے۔ اس رات کی مخصوص دعا یہ ہے:

اللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔

متفرق اہم مسائل

○ کوئی شخص رمضان میں سعودی عرب سے مثلاً ہندوستان آئے اور یہاں اس کے ۳۰ روزے پورے ہو جائیں تو وہ اس وقت تک روزہ رکھتا رہے گا جب تک کہ ہندوستان میں عید کا چاند نظر نہ آ جائے چاہے ۳۱ یا ۳۲ روزے رکھنے پڑیں۔ ○ اگر کوئی شخص رمضان میں سعودی عرب چلا جائے اور وہاں اس کے ۲۸ روزے ہونے کے بعد ہی عید کا چاند نظر آ جائے تو وہ عید میں شریک ہو گا، اور عید کے بعد ایک روزہ قضا کرے گا۔

صدقۂ فطر

جو شخص ضروریات زندگی کے علاوہ بقدر نصاب مال کا مالک ہو (خواہ تجارت کا مال ہو یا تجارت کا مال نہ ہو اور اس مال پر سال گزرا ہو یا نہ گزرا ہو) اس پر اپنی اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے عید الفطر کے دن صدقۂ فطر ادا کرنا واجب ہے۔ ○ صدقۂ فطر کی مقدار نصف صاع گیہوں یا ایک صاع جو یا اس کی قیمت ہے۔ ○ نصف صاع موجودہ وزن کے اعتبار سے ایک کلو چھ سو ۳۳ گرام ہوتا ہے۔ ○ صدقۂ فطر میں بازار بھاؤ کا اعتبار ہوتا ہے۔ کنٹرول یا سرکاری راشن کے دکانوں کے ریٹ کا اعتبار نہیں۔

عید الفطر

ان لوگوں پر جمعہ فرض ہے ان پر عید الفطر کی دو رکعت نماز واجب ہے۔ ○ عیدین میں چھ زائد تکبیریں واجب ہیں۔ ○ عیدین میں اذان اور اقامت نہیں۔ ○ عیدین کا وقت ایک بانس کے بقدر آفتاب کے بلند ہو جانے کے بعد سے زوال تک رہتا ہے۔ ○ عیدین کا خطبہ نماز کے بعد سنت ہے۔ ○ عید الفطر کے دن غسل کرنا، اچھے کپڑے پہننا، خوشبو لگانا، عید گاہ جانے سے پہلے صدقۂ فطر ادا کرنا، میٹھی چیز کھانا، راستہ میں آہستہ آہستہ تکبیر کہنا، ایک راستہ سے جانا اور دوسرے راستہ سے واپس آنا مستحب ہے۔ ○ عید کی نماز سے پہلے نوافل نہ پڑھے، گھر میں نہ عید گاہ میں، اور عورتوں کو بھی نماز عید سے قبل نوافل پڑھنا مکروہ ہے۔ ○ عید کی نماز کے بعد عید گاہ میں نوافل نہ پڑھے۔ ○ اگر کسی معقول وجہ سے عید کے دن نماز عید الفطر ادا نہ کی جا سکے تو دوسرے دن پڑھی جا سکتی ہے۔ ○ نماز عید کے لئے پیدل جانا مستحب ہے۔ ○ بلا عذر شہر کی دیگر مساجد میں نماز عید ادا کرنا مکروہ ہے۔

شوال کے روزے

○ رمضان کے بعد ماہ شوال میں چھ روزے رکھنا مسنون اور باعث اجر ہے۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو اس کو پورے سال روزہ رکھنے کا ثواب ہو گا۔ ○ رمضان بعد متصل عید کے دوسرے دن سے مسلسل رکھنا ضروری نہیں بلکہ وقفہ کر کے الگ الگ رکھنا بھی درست ہے۔ ○ یہ روزے پورے شوال کے مہینے میں کسی بھی وقت رکھے جا سکتے ہیں، فضیلت حاصل ہو جائے گی۔ عید کے دوسرے دن ہی روزے شروع کرنا لازم نہیں ہے۔

بقیہ: قادیانیت — صفحہ ۲ سے

مہدی اور مسیح ہونے کا دعویٰ... مہدی، مسیح موعود اور نبوت کے دعوے کئے ہیں ان کی تعداد ۸۳ ہے انہوں نے کہا جن لوگوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے وہ سب اسلام سے خارج ہیں انہوں نے کہا مسلمان کی زندگی کا مقصد ہر چیز پر عقیدہ ختم نبوت کو ترجیح دینا ہے۔ انہوں نے تاریخ اسلام سے دلائل پیش کرتے ہوئے کہا کہ حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، دیوبندی، بریلوی اور اہل حدیث سب کا متفقہ عقیدہ ہے کہ جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی نہیں مانتا وہ مسلمان نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ پنجاب، بھارت، ہریانہ، ہماچل اور چنڈی گڑھ کے مسلمانوں کو اس معاملے میں پوری طرح آپ کے ساتھ ہیں۔

آل انڈیا مسلم کونسل پنجاب کے صدر عتیق الرحمٰن نے کہا قادیانی فرقہ انگریز کی دین ہے۔ انہوں نے پنجاب سرکار سے مطالبہ کیا کہ قصبہ قادیان میں واقع ان کے فنڈ کی سی بی آئی جانچ کرائی جائے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ مولانا... کانفرنس کو مفتی محمد... مولانا... اور مولانا... نے بھی خطاب کیا۔ کانفرنس کو کامیاب بنانے میں اہم کردار علماء اور اراکین... ادا کیا۔ کانفرنس کا آغاز قاری... کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ ختم نبوت کے ترانے... اسلام ... کلام پیش کیا۔

... (مولانا مجیبی)

... (مولانا قطب الدین)

(حسن قیصر)

کل ہند ختم نبوت کانفرنس کی جھلکیاں

● کانفرنس کے انتظام کے لئے ۸۵۰ رضاکار تعینات تھے۔
● کانفرنس کا انتظام کرنے والوں ... (مسلمان چھوٹے)
... کرنے والے مقیمین ایسے ہیں۔
● مہاراشٹر سے مردوں کے ساتھ خواتین بھی کانفرنس میں آئیں۔
● تقریباً ہر پانچ منٹ بعد نعرۂ تکبیر سے میدان گونج اٹھتا۔
● پنجاب کے ایک بزرگ سکھ نے اپنی تقریر میں کئی بار نعرۂ تکبیر بلند کیا۔
● شاہی امام نے پنجاب کے ... کی بات کی تو سب نے نعرے لگائے۔
● کانفرنس میں ہندو اور سکھ مذہب کے لوگوں نے بھی شرکت کی۔
● کانفرنس میں عید کا سا سماں اور شاہی امام ... کیا۔
● کانفرنس میدان کے ... کے ہجوم ... تھے۔
● کانفرنس میں شریک ایک ... نے ...
● کانفرنس میں علاوہ دیگر ... نے بھی شرکت کی۔

بقیہ: روسی انگیس — صفحہ ۲ سے

ہوئی۔ ... نہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس معاملہ میں ... کے بہانے میں نہیں آ جائے۔

جہاں تک ... اور روسی تیل کی ... حکومت ... روپیہ ... سرکاری ... منتقل ... ہے۔

بقیہ: انٹرویو راجناتھ سنگھ — صفحہ ۲ سے

... آپ نے کانگریس پر تنقید کی بات کی ہے۔
■ سب کچھ ضابطہ کے مطابق کیا جائے گا ... کی حکومت کی حمایت ...

گئے۔
■ ایک خیال یہ بھی ظاہر کیا جا رہا ہے کہ ... لوگوں کو ... جانے سے روکنے کے لئے ہے آپ کو ... اصل بنایا گیا ہے۔ یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ آپ کو ... پارٹی صدر ... کے ... سے متعلق ... ظاہر کر رہے ہیں۔ ... کے اس منصوبے کو ... جس کا مقصد ... کو ساتھ لینا تھا۔
■ یہ ... بات ... انہوں نے ... نہیں کرتی ... اپنے ساتھ لے کر چلتی ہے۔

بقیہ: تصویریں کھنچی — صفحہ ۳ سے

... اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے قوی امید ہے کہ ... آسمان ...

رمضان کی جھلک

مولانا مجیب بستوی

آج ہے دل میں روزہ رمضان کی جھلک
جس آدمی پہ روزہ رمضان کا ہے اثر
اس ماہ میں ہے ذکر رسول خدائے پاک
لطف و کرم ثواب و رحمت خدا کی ہے
اس ماہ میں ہیں تراویح و تہجد کی نیکیاں
یہ مذہب اسلام کا اک رکن خاص ہے
تو تیرا اہم فرض مسلماں پہ خدا ہے
آنکھوں میں اور دل میں خدائے دو جہاں کی ...
جو ہے عمل کی دین کی ایمان کی جھلک
ملتی ہے اس میں خصلت انسان کی جھلک
اس میں ہی ملتی ہے قرآن کی جھلک
آئی خدائے پاک کے احسان کی جھلک
دامن میں آئی جنت کے ساون کی جھلک
اس میں نمایاں ہے ہر مسلمان کی جھلک
آجائے تجھ میں روزہ کے رحمان کی جھلک
ہم کو ملی ہے جنت رضوان کی جھلک
رمضان کا روزہ فرض ہے برکت چھوڑ کے
پائیں گے جنت ہم رمضان کی جھلک

ALJAMIAT (WEEKLY) NEW DELHI
Posting Date - 27/28 November 2000
1 – 7, DEC 2000
R. N. I. NO. – 39965/82
Postal Registration No. – DL – 11662/2000

م۔ س۔ ج

منظر پس منظر

اترپردیش
اور دلت گورنر بھی بدل دیا گیا

مسلمان کسی بھی حال میں بیت المقدس سے دستبردار نہیں ہو سکتے

سعودی عرب و قزاقستان کا مشترکہ بیان

شیعہ سنی دونوں ہی فرقوں کے لوگ صبر و تحمل سے کام لیں

امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی دامت برکاتہم کا بیان

خریدار حضرات متوجہ ہوں

جن خریداروں کی فرست وار ادائگی چھ ماہ سے قبل کی رقم ادا کر دی جائے ورنہ اخبار آپ کو بھیجنا بند کیا جائے گا۔ جن حضرات نے خریداری ختم ہو چکی ہے وہ

۳۱ دسمبر ۲۰۰۰ء

تک زر تعاون ارسال کر دیں ورنہ گراں کار خیال نہیں کیا جائے گا۔

منیجر

الجمعیۃ دہلی

سرپرست: مولانا اسعد مدنی
مدیر: محمد سلیم ... کاکڑ
ملکیت: جمعیۃ ٹرسٹ سوسائٹی
مقام اشاعت: مدنی ہال
بہادر شاہ ظفر مارگ، نئی دہلی
مطبوعہ: A.B.C آفسیٹ
۴۲۱۲ ...
حوض قاضی دہلی